سب وشتم یا ظلم وستم

تصنیف لطیف

حضور فیضِ ملّت مُفسرِ اعظم پاکستان

حضرت علامہ الحافظ ابو الصالح مُفتی

فیض احمد اُویسی رضوی

رحمۃ اللہ علیہ

www.faizahmedowaisi.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلصَّلاۃُ وَالسَّلامُ عَلَیۡکَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ

سبّ و شتم
یا
ظلم و ستم

از

شمس المصنفین، فیضِ ملّت، مُفسرِ اعظم پاکستان،خلیفہ مفتی اعظم ہند

حضرت علامہ ابو الصالح مفتی **محمد فیض احمد اُویسی رضوی** محدث بہاولپوری نور اللہ مرقدہ

نوٹ: اگر اس کتاب میں کمپوزنگ کی کوئی بھی غلطی پائیں تو برائے کرم ہمیں مندرجہ ذیل ای میل ایڈریس پر مطلع کریں تاکہ اُس غلطی کو صحیح کرلیا جائے۔(شکریہ)

admin@faizahmedowaisi.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

بعد خطبہ مسنونہ! حضرات اِبن سبا پہلا شخص ہے جس نے امامت علی کے فرض ہونے کو مشہور کیا اور اِن کے دشمنوں پر تبرّا(لعن طعن) کیا اور مخالفوں سے کھل کر کھیلا اور اِن کو کافر کہا۔ پھر جاہل لوگ خاص کر عجمی جن کے ملک پر مسلمانوں نے عہد اصحابِ ثلاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم میں قبضہ کر لیا تھا اور ہزار سالہ مجوسی (آگ کی پوجا کرنے والے) حکومت ختم ہو گئی تھی، اس کے دام و تزویر (دھوکے) میں پھنس گئے اور ناشرانِ دینِ متین (دین کے پھیلانے والے) کے خلاف پروپیگنڈہ شروع ہوا اور اس حد تک پہنچا کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب رضی اللہ تعالی عنھم کو سرِ بازار گالی دینا عبادت قرار دیا۔

ہر نماز کے بعد تبرّا سنت ہے

چناچہ ملا محمد تقی رافضی شیعہ نے حدیقۃ المتقین صفحہ 114 پر لکھا ہے کہ ہر نماز کے خلفائے ثلاثہ (ابو بکر و عمر و عثمان) اور حضرت عائشہ پر لعنت بھیجنا سنت ہے اور نماز کی قبولیت اور تکمیل اس کے بغیر نہیں۔

عین الحیوۃ ملا باقر مجلسی صفحہ 612 پر ہے: وبسند معتبر منقولست از حضرت امام جعفر صادق رضی اللّٰہ تعالی عنہ از جای نماز خود برنمی خاستند تا چہار ملعون و چہار ملعونہ را لعنت نمیکرد، پس باید کہ بعد از ہر نماز بگوید: اللھم للعن ابا بکر و عمر و عثمان و معویۃ و عائشۃ و حفصۃ وھندۃ و ام الحکم [1]

یعنی معتبر بندے سے منقول ہے حضرت امام جعفر صادق نماز سے فارغ ہو کر جب تک اِن آٹھ حضرات کو تبرانہ بھیجتے جائے نماز سے نہیں اٹھتے۔

1۔ابو بکر 2۔عمر 3۔عثمان 4۔معاویہ 5۔عائشہ

6۔حفصہ 7۔ہند 8۔ام الحکم۔ (معاذ اللّٰہ ثم معاذ اللّٰہ)

یہی وجہ ہے کہ شیعہ مذہب میں تبرّا سے بڑھ کر اور کوئی عبادت نہیں۔ چناچہ ذاکروں اور مرثیہ خوانوں، پیٹ کے پجاریوں نے عوامِ شیعہ کو سکھا دیا کہ اٹھتے بیٹھتے کہا کرو "علی کے دشمنوں پر لعنت"

اس سے خلفاءِ ثلاثہ اور اُم المومنین بی بی عائشہ اور امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم مراد لیتے ہیں اور اس عبادت کو تبرّا سے تعبیر کرتے ہیں۔ فقیر پہلے آپ کو "تبرّا" کے لغوی اور اصطلاحی معنی سمجھا دے تا کہ بعد ازاں شیعوں کی اس اعلیٰ عبادت کا حال ملاحظہ فرمائیں۔

تبرا کے لغوی اور اصطلاحی معنی

غیاث اللغات (اردو) صفحہ 94 میں ہے تبرا بروزن تمنا بمعنی بیزاری۔ [2]

---

[1] عین الحیات، تعقیب مخصوص نمازِ ظہر، ص486، در مطبع دبہ بدی احمد لکھنو

[2] غیاث اللغات مع منتخب اللغات وچراغِ ہدایت، باب تاے فوقانی، ص155، قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ، کراچی

اور اصطلاحِ شریعتِ شیعہ میں "اصحابِ ثلاثہ (ابو بکر، عمر، عثمان) و دیگر تمام جلیل القدر (سوائے چند صحابیوں صحابہ کرام و ازواجِ مطہرات، سیّد الانام اور وہ اولیاءِ عظام و جملہ صلحاءِ امت جو اِن سے عقیدت کا اظہار کرے) کو گالی گلوچ بکنا بلکہ ان کو لعنتی کہنا، جتنی غلیظ سے غلیظ بکواس ہو اِن کے حق میں کہنا

تبرّا شیعہ سنت میں واجب ہے

اور مذموم و مردود دھندا شیعہ سنت شریعت میں نہ صرف بلکہ واجب ہے چناچہ حق الیقین میں ہے: بعضی از امور ہست کہ نزد شیعہ اما میہ ضرو ریست و نزدسائر مسلمانان ضروری نیست مثل امامت.....[3] وجوب ازابوبکر و عمر و عثمان و معاویہ ----- ولعن و برات از طلحہ و زبیر و عائشہ[4]

یعنی بعض اُمور شیعہ امامیہ کے نزدیک ضروریاتِ دین سے ہیں باقی مسلمانوں کے ضروری نہیں مثلاً امامت حضرت ابو بکر و عمر و عثمان و معاویہ سے بیزاری اور طلحہ، زبیر و عائشہ پر لعنت کرنا۔

غور کیجئے کہ جس مذہب میں نبی اکرم ﷺ کے خاندان کے محبوب افراد پر لعنت بھیجنا اعلیٰ عبادت متصور ہو، ہم اس مذہب کو کیا نام دیں، نہ صرف لعنت کرنا عبادت بلکہ اس سے ستم بالائے ستم ہے۔

بچوں کے دل میں حضرت عمر سے نفرت پیدا کرنا

سر سیّد احمد علی گڑھی نے لکھا: ایک میرے نہایت دوست شیعہ مذہب تھے۔ اِن کے ہاں ایک چھوٹا بچہ تھا جس کو ایک بکری کا بچہ پال دیا تھا اور وہ خوب اس سے ہل گیا تھا۔ ایک دن اس بکری کے بچے کو ذبح کر ڈالا۔ وہ چھوٹا بچہ خوب رویا، اس کے باوا نے اُس سے کہا کہ عمر یہ کام کر گیا ہے۔ وہ بچہ عمر کو بُرا بھلا کہتا تھا یہ کام صرف اس لیے کیا تھا کہ بچپن ہی سے ان کے دل میں عمر کی عداوت اور ان کے نام سے نفرت پیدا ہو۔ (دیکھئے مقالات سر سیّد، صفحہ 682 ، مرتبہ اسماعیل پانی پتی مطبوعہ لاہور) [5]

ابو بکر اور عمر کے نام لکھ کر جوتے مارنا

شمس الاسلام بھیرہ پنجاب جنوری 34ء میں لکھا ہے:

کچھ روز ہوئے بھیرہ میں بخار کی بہت شکایت تھی اور بھیرہ کی آبادی کو کثیر حصہ بخار میں مبتلا تھا۔ اس موقع سے فائدہ اُٹھانے کے لئے شیعوں نے تعویذ لکھنے شروع کر دیئے۔ سادہ لوح اور بھولے بھالے حنفیوں نے وہاں سے تعویذ لینے شروع کر دیئے۔ تعویذ پیپل کے پتوں پر لکھ کر دیئے گئے اور ترکیبِ استعمال یہ بتائی گئی کہ جس شخص کو یہ تعویذ دیا جائے وہ بے سانس ہو کر اس جوتے لگائے اور اپنی چارپائی کے پایہ کے نیچے رکھ دے، پتہ نَو بتی (بخار) کے دن کے لئے مفید ہو گا، بہتوں نے یہ عمل کیا۔ آخر بھیرہ کے ایک معزز و مقتدر آدمی نے اسے ایک آدمی سے لے کر پڑھا تو اس پر لکھا تھا:

---

[3] حق الیقین، در ضروریاتِ شیعہ، ص334، در مطبع جعفری واقع لکھنو

[4] حق الیقین، در ضروریاتِ شعیہ، ص335،334، در مطبع جعفری واقع لکھنو

[5] یہ حوالہ نہیں ملا۔

اس نے اس آدمی کو پڑھ کر سنایا تو وہ ششدر (حیران) سارہ گیا اور آئندہ کے لئے توبہ کی۔

یہ تعویذ فرداً فرداً بھیرہ کے ہر یک باوقار اور ذی عزت کو دکھایا گیا۔ بھیرہ کے مسلمان شیعوں کی اِس حرکت مذبوحی (ذبح کیے ہوئے جانور کی حرکت) پر سخت متنفر ہو چکے ہیں اور تمام بھیرہ میں ان کے خلاف اظہارِ غیظ وغضب کیا جارہا ہے۔

ایک سبہ کا ازالہ

شیعہ اصحابِ ثلاثہ وام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے لئے سبّ وشتم اور لعن وطعن کی روایات کی نسبت سیّدنا امام جعفر ودیگر ائمہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی طرف کر دیتے ہیں، یہ انِ کی شرارت ہے بلکہ ایسی روایات "ابنِ سبا" یہودی نے شیعوں کو عنایت فرمائی۔ اس سے شیعہ خوش ہوں گے کہ تبرّا کا ثبوت امام جعفر سے ملا لیکن ایک منصف مزاج تحقیق کرنے پر کیا اثر لے گا اس لئے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ امام جعفر کے نانا ہیں۔ کوئی بے ضمیر اپنے نانا کو گالی دے سکتا ہے مگر ائمہ سے ایسی بدتمیزی ناممکن ہے اگر دشمن ہو تو بھی وہ رحمت کے گھرانے والے بجائے گالی کے دعائیں دیتے چہ جائیکہ نانا کریم اور وہ بھی ان کے نزدیک نہ صرف مومن بلکہ امام جعفر نے ابو بکر کو امام، عادل، صدیق ودیگر بہترین القابات سے یاد کیا۔ اسلام کا دشمن اسلام میں نووارد (نیا داخل ہونے والا) اس دورنگی کو کیا سمجھے گا۔ اس سے واضح ہوا کہ ایسی کاروائی ابنِ سبا نے شیعوں کی خیر خواہی ظاہر کر کے ان سے دشمنی کی لیکن اسے سمجھے کون؟؟؟

خلاصہ: تبرّا شیعہ کا نہ صرف مشغلہ ہے بلکہ ایک بہترین عبادت ہے۔ اس موضوع پر ان کی ان گنت کتابیں لکھی جاچکی ہیں۔

فقیر صرف نمونہ کے طور پر "کلید مناظرہ" کی چند عبارات آپ کو سناتا ہے۔ ذرا دل تھامیئے، جگر پر پتھر باندھیئے۔ وہ عبارات یہ ہیں:

تبرّا کے متعلق مختلف تصریحات سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر تبرا

1۔ ان (حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ) کا باپ ابو قحافہ آنحضرت کے عہد رسالت میں زندہ رہا لیکن تادیر آخر مسلمان نہ ہوا۔ (کلید مناظرہ، صفحہ 117)[6]

تنقید: یہ سراسر جھوٹ کہا اسی لئے کہ حضرت ابو قحافہ رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ اقدس میں ہی مسلمان ہوگئے تھے۔ چناچہ شہاب الدین خفاجی حضرت ملا علی قاری رحمہا اللہ نے شرح شفاء جلد 3، صفحہ 352 میں ان کے اسلام کے قصہ اور واقعہ کی تفصیل سے لکھا ہے۔

2۔ ابو بکر وشیطان کا ایمان مساوی ہے۔[7]

3۔ ابو بکر کا ایمان راسخ نہ تھا۔122[8]

4۔ ابو بکر بزدل ہونے کے علاوہ احمق بھی تھا۔ معاذ اللہ[9]

5۔ عمر (رضی اللہ عنہ) کو خلافت پاخانہ میں ملی۔[10]

---

[6] کلید مناظرہ، مختصر حالات ابو بکر صاحب، صفحہ 108، بار سوئم، مینیجر کتب خانہ حسینیہ، حلقہ نمبر 52، محلہ شیعاں، لاہور، 1956ء

[7] کلید مناظرہ، مختصر حالات ابو بکر صاحب، صفحہ 108، بار سوئم، مینیجر کتب خانہ حسینیہ، حلقہ نمبر 52، محلہ شیعاں، لاہور، 1956ء

[8] کلید مناظرہ، مختصر حالات ہجرت، صفحہ 166، بار سوئم، مینیجر کتب خانہ حسینیہ، حلقہ نمبر 52، محلہ شیعاں، لاہور، 1956ء

[9] کلید مناظرہ،، بار سوئم، مینیجر کتب خانہ حسینیہ، حلقہ نمبر 52، محلہ شیعاں، لاہور، 1956ء

[10] کلید مناظرہ، خاتمہ ابو بکر، صفحہ 174، بار سوئم، مینیجر کتب خانہ حسینیہ، حلقہ نمبر 52، محلہ شیعاں، لاہور، 1956ء

6۔ عمر (رضی اللہ عنہ) نے شراب مرتے دم تک ترک نہ کی۔[11]

7۔ عمر (رضی اللہ عنہ) تمام عمر کھڑے کھڑے پیشاب کرتا رہا۔[12]

8۔ عمر (رضی اللہ عنہ) بحالت روزہ جماع کر لیا کرتا تھا۔[13]

9۔ عمر (رضی اللہ عنہ) بحالت جنب نماز پڑھ لیا کرتا تھا۔[14]

10۔ خالد بن ولید کو مالک بن نویرہ کی عورت کا عشق اور لالچ دامن گیر تھا۔[15]

تبرّا مجموعی طور پر

1۔ اصحابِ ثلاثہ (صدیق، فاروق، عثمان غنی رضی اللہ عنھم) بت پرست تھے۔[16]

2۔ سیّد نا ابو بکر۔ عمر فاروق و عثمان و غنی کو منافق ، دوزخی، کافر، مشرک کہتے اور لکھتے ہیں۔(دیکھئے معتبر مترجم قرآن مقبول، صفحات ، 4،22،37،52،119،225،227،512،446،521)[17]

3۔ ثلاثہ (صدیق، فاروق، عثمان، غنی رضی اللہ عنھم) صدق وصفا سے قطعاعاری تھے۔[18]

تنقید: یہ بھی غالی (حد سے تجاوز کرنے والا) اور متعصب شیعہ کی بڑ ہے ورنہ سیّد نا صدیق کی صداقت اور دوسرے یاروں کی صدق وصفائی پر قرآن کے علاوہ شیعہ مذہب کے اسلاف کے قائل ہیں۔

---

[11] کلید مناظرہ، شراب، صفحہ 249، بار سوئم، مینیجر کتب خانہ حسینیہ، حلقہ نمبر 52، محلہ شیعاں، لاہور، 1956ء

[12] کلید مناظرہ، طہارت، صفحہ 253، بار سوئم، مینیجر کتب خانہ حسینیہ، حلقہ نمبر 52، محلہ شیعاں، لاہور، 1956ء

[13] کلید مناظرہ، فضائل حضرت عمر صاحب، صفحہ 195، بار سوئم، مینیجر کتب خانہ حسینیہ، حلقہ نمبر 52، محلہ شیعاں، لاہور، 1956ء

[14] کلید مناظرہ، فضائل حضرت عمر صاحب، صفحہ 195، بار سوئم، مینیجر کتب خانہ حسینیہ، حلقہ نمبر 52، محلہ شیعاں، لاہور، 1956ء

[15] کلید مناظرہ، خالد بن ولید، صفحہ 263، بار سوئم، مینیجر کتب خانہ حسینیہ، حلقہ نمبر 52، محلہ شیعاں، لاہور، 1956ء

[16] کلید مناظرہ، حالات عمر و دیگر کیفیات، صفحہ 188و211، بار سوئم، مینیجر کتب خانہ حسینیہ، حلقہ نمبر 52، محلہ شیعاں، لاہور، 1956ء

[17] قرآن مجید مترجم، پارا1، سورۃ البقرہ، آیت 8، مقبول پریس دہلی

قرآن مجید مترجم، پارا1، سورۃ البقرہ، آیت 95، مقبول پریس دہلی

قرآن مجید مترجم، پارا2، سورۃ البقرہ، آیت 158، مقبول پریس دہلی

قرآن مجید مترجم، پارا1، سورۃ البقرہ، آیت 215، مقبول پریس دہلی

قرآن مجید مترجم، پارا4، سورۃ آلِ عمران، آیت 195، مقبول پریس دہلی

قرآن مجید مترجم، پارا8، سورۃ الانعام، آیت 114، مقبول پریس دہلی

قرآن مجید مترجم، پارا8، سورۃ الانعام، آیت 122، مقبول پریس دہلی

قرآن مجید مترجم، پارا14، سورۃ النحل، آیت 110، مقبول پریس دہلی

قرآن مجید مترجم، پارا16، سورۃ طٰہٰ، آیت 132، مقبول پریس دہلی

[18] کلید مناظرہ، حالات عمر و دیگر کیفیات، صفحہ 188و189، بار سوئم، مینیجر کتب خانہ حسینیہ، حلقہ نمبر 52، محلہ شیعاں، لاہور، 1956ء

تمام صحابہ مرتد، بے دین اور گمراہ تھے(معاذاللہ)

حضور سرور عالم ﷺ نے وصول کے وقت اپنے ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ چھوڑے جنہیں شیعہ کہتے ہیں کہ چند صحابوں کے سوا باقی مرتد اور گمراہ ہو گئے چنانچہ ملاحظہ ہو:

فروع کافی، کتاب الروضہ صفحہ 15 میں ہے کہ ابو جعفر نے فرمایا:

کان الناس اھل ردۃ بعد االنبی صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم الا ثلاثۃ المقداد بن الا سود و ابو ذر الغفاری و سلمان الفارسی۔[19]

حضور ﷺ کے بعد سوائے تین افراد کے سب مرتد ہو گئے مقداد بن الاسود، ابوزر، سلمان، صرف یہی تین مسلمان رہ گئے تھے۔

ساداتِ گیلانی

مجھے تو ان سادات گیلانیوں پر تعجب ہے جو مذہبِ شیعہ کو نہ صرف اچھا بلکہ دو تہائی مذہب شیعہ کو بعض ساداتِ گیلانی اور مخادیم حضرات پال رہے ہیں حالانکہ شیعہ کا اندرونِ غوثِ پاک کے متعلق گندگی سے بھرا ہوا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:

1۔ حضرت محبوبِ سبحانی عبد القادر جیلانی قدس سرہ یعنی بغداد والے پیرانِ پیر کو شیعہ سیّد نہیں مانتے بلکہ کہتے ہیں کہ وہ یعنی سیّدنا عبد القادر جیلانی، محبوب سبحانی قدس سرہ یہودیوں کا چودھری تھا۔[20]

2۔ کتاب شیعہ حق الیقین اردو، صفحہ 198 میں جناتِ غوثِ اعظم شیخ عبد القادر جیلانی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھا کہ بغداد خدا کے غضب و لعنت کا مقام ہے۔[21]

3۔ خلاصۃ المصائب، صفحہ 666 پر لکھا ہے کہ جب زمانہ عبد القادر جیلانی لعین کا ہوا جسے اہلِ باطل و شریر (یعنی اہلسنّت) پیر دستگیر کہتے ہیں۔[22] (العیاذ باللّٰہ)

سادات گیلانی پر شیعوں کے کوڑے

کلید مناظرہ کے علاوہ ایک لاہوری مولوی احمد علی شیعہ لکھتا ہے: وہ عبد القادر (جیلانی غوثِ اعظم) ایسا سیّد تھا جیسے مرزا غلام احمد قادریانی۔ (رسالہ خروس جیلان)[23]

---

[19] الکافی الکینی، کتاب الروضۃ، حدیث القباب، رقم الحدیث 8، 143/133، منشورات الفجر بیروت

[20] خروس جیلان تک رسائی ممکن نہیں ہوئی البتہ کلید مناظرہ میں مِن و عن یہی عبارت موجود ہے۔

کلید مناظرہ حالاتِ شیخ عبد القادر صاحب گیلانی، صفحہ 383، بار سوئم، مینیجر کتب خانہ حسینیہ، حلقہ نمبر 52، محلہ شیعاں، لاہور، 1956ء

[21] کتاب نہیں مل سکی۔

[22] خلاصۃ المصائب، روایت سی و ہفتم، صفحہ 222، مطبع منشی نولکشور، لکھنؤ، شوال المکرم 1293ھ، نومبر 1876

[23] کلید مناظرہ حالاتِ شیخ عبد القادر صاحب گیلانی، صفحہ 389، بار سوئم، مینیجر کتب خانہ حسینیہ، حلقہ نمبر 52، محلہ شیعاں، لاہور، 1956ء

اسی رسالہ میں لکھتا ہے کہ وہ (غوثِ اعظم) کسی صورت میں سیّد نہ تھا بلکہ کسی جنگ دوست عجمی شخص کی اولاد تھا۔[24]

سادات گیلانی سے استدعا ہے کہ ان حوالوں کو خود دیکھیں اگر ان میں کچھ غیرت ہے تو پھر شیعہ مذہب پر پانی کی طرح پیسہ بہانے کے بجائے ایسے پیٹ کے پجاریوں کو اپنے نزدیک بھٹکنے نہ دیں۔

شاباش پیر مہر علی شاہ کے مریدوں

یہاں پر میں حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب قدس سرہ کے مریدین کو ان کی غیرت کی داد دیتا ہوں۔ اسی لئے کہ عبد الاحد غازی پوری غیر مقلد وہابی نے پیر صاحب کے متعلق لکھا کہ نہ وہ سیّد ہے اور نہ مسلمان بلکہ ایک بد معاش قسم کا انسان ہے تو پیر صاحب کے مریدین اسی روز وہابیوں سے نہ صرف دشمنی کا اظہار کرتے ہیں بلکہ ایسے گستاخوں سے ہاتھ ملانا گوارا نہیں کرتے۔

غیرت سیکھو

حضرات نہ صرف شیعہ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے دشمن ہیں بلکہ وہابی غیر مقلد بھی غوثِ اعظم کو غلیظ غالی بکتے ہیں۔

چناچہ فقیر نے اس موضوع پر ایک رسالہ لکھا جس کا نام "سبّی شیعہ یا وہابی" ہے۔

تبّرا کرنے والوں کو سوچنا چاہیے کہ تم جن ہستیوں کو گالی دیتے ہیں انہیں امام الانبیاء علیہ السلام سے تعلق تھا یا نہیں اگر کہو کہ تعلق تھا لیکن بعد کو ٹوٹ گیا۔

بھائیو! یہ تمہارا غلط خیال ہے اس لئے کہ جسمانی رشتہ تمہارے توڑنے کا نہیں اور باطنی بھی وہ رشتہ جسے اللہ تعالیٰ نے جوڑا اور نبی علیہ السلام نے اسے تا قیامت نبھانے کا وعدہ فرمایا۔

تمہارے ذاکرین غلط کہتے ہیں کہ ان کے رشتے ٹوٹ گئے حالانکہ ہم شیعہ کی مستند کُتُب سے ثابت کرتے ہیں کہ حضرت علی و حضرت حسین و امام باقر و امام جعفر رضی اللہ عنھم نے ان حضرات کے مدائح و مناقب و کمالات بیان فرمائے ہیں۔

تفصیل سے چشمہ نور افزا، شرح آئینہ نما و دیگر تصانیف میں لکھا جا چکا ہے۔ (فقیر اُویسی غفرلہ)

ہم یہاں پر صرف اہل بیت کے پیغامات عرض کر دیتے ہیں تا کہ سابقہ مضامین کا غبار دُھل جائے۔

سبّی لعنتی ہے

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے شیعوں کو ایک تلقین فرمائی اور ساتھ یہ بھی فرمایا کہ اس کی خلاف ورزی کرنے والا لعنتی ہے اور تلقین کیا تھی وہ یہ کہ کسی کو گالی نہ دو۔ اگر دو گے تو لعنتی کہلاؤ گے۔ چناچہ ملاحظہ ہو:

وایاکم و سب اعداء حیث یسمعونکم فیسبوا اللّٰہ عدوا بغیر علم۔[25] (الکافی)

---

[24] کلید مناظرہ حالاتِ شیخ عبد القادر صاحب گیلانی، صفحہ 381، بار سوئم، مینیجر کتب خانہ حسینیہ، حلقہ نمبر 52، محلہ شیعاں، لاہور، 1956ء
غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سیّد ہونے کے دلائل فقیر کے رسالہ "اماطۃ الاذی عن غوث الوری" میں دیکھئے (اویسی غفرلہ)

[25] الکافی الکینی، کتاب الروضۃ، رقم الحدیث 1، 8/8، منشورات الفجر بیروت

کافی میں امام صادق رضی اللہ عنہ سے ایک روایت ہے فرمایا کہ بچاؤ اپنے آپ کو دشمنوں کو گالی دینے سے کیونکہ وہ تم سے گالی سن کر اللہ کو بُرا کہیں گے۔ اپنی جہالت وعداوت کے سبب سے۔

و فی الا غتقادات عنه علیه السلام انه قتل له: انا نری فی المسجد رجلا یعلن بسب اعدائکم ویسبهم ؟ فقال : ماله لعنه اللّٰه ، تعرض بنا ، قال اللّٰه : "وَلا تَسُبُّوا الَّذینَ یَدعُونَ" الآیة۔[26]

اور اعتقادات میں امام جعفر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ ہم ایک مرد کو مسجد میں دیکھتے ہیں کہ وہ آپ کے دشمنوں کو علی الاعلان گالی دیتا ہے۔ آپ نے فرمایا اسے کیا ہوا ہے، خدا اس پر لعنت کرے وہ ہم پر تعریض (اعتراض) کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"وَلا تَسُبُّوا الَّذینَ یَدعُونَ"

یہ شیعہ مذہب کی مستند کتاب اور امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا ارشادِ گرامی ہے اور سنا آپ نے کہ امام صاحب عام آدمیوں کو بھی گالی دینے کے روادار نہیں لیکن یار لوگ امام جعفر کے نانا جان حضرت ابو بکر اور امی جان حضرت عائشہ کو جی بھر کے گالی دیتے اور دلاتے اور اسے بہتر عبادت بلکہ اسے واجب جانتے ہیں۔ ان کے بعد حضرت عمر و عثمان و دیگر صحابہ اور غوث اعظم و دیگر اولیاء کرام کا کیا کہنا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا وعظ و تقریر اور سبّی شیعہ کی سزا کا بیان

آخر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشادِ گرامی سنائے دیتا ہوں تا کہ سبّی شیعہ کل قیامت کے دن یہ نہ کہہ سکے کہ مجھے کچھ علم نہ تھا۔ سنیئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کیا فرماتے ہیں: شیعہ کی مستند کتاب "اطواق الحمامة" بحث امامت پر سوید بن غفلہ سے یہ روایت درج ہے: انه قال مر رت بقوم ینتقصون ابا بکر و عمر رضی اللّٰه عنهما فاخبرت علیا کرم اللّٰه وجهه وقلت: لو لا انهم یرون انک تضمر ما اعلنوا ما اجتروا علی ذلک ، منهم عبد اللّٰه بن سبا۔ فقال علی رضی اللّٰه عنه (نعوذ باللّٰه ، رحمنا اللّٰه) ثم نهض واخذ بیدی وادخلنی المسجد فصعد المنبر ثم قبض علی لحیته وهی بیضاء فجعلت دموعه تتحادر علیها ، و جعل ینظر للقاع حتی اجتمع الناس ، ثم خطب فقال: ما بال اقوام یذکرون اخوی رسول اللّٰه و وزیریه و صاحبیه و سیدی قریش و ابوی المسلین ، وانا بری مما یذکرون ، و علیه معاقب صحبا رسول اللّٰه بالحب و الوفاء والجد فی امر اللّٰه ، یامران و ینهیان و یغضبان فی امر اللّٰه ، فقبض وهو عنهما راض ، والمسلمون راضون ، فها تجاوزا فی امرهما وسیرتهما رای رسول اللّٰه وامره فی حیاته وبعد موته ، فقبضا علی ذلک رحمهما اللّٰه ، فوا لذی فلق الحبة وبرا النسمة لا یعبهما الا مومن فاضل ، ولا یبغضهما الا شقی مارق۔ وحبهما قربة و بغضهما مروق الخ۔[27]

راوی کہتا ہے کہ میں ایک گروہ کو ملا جو شیخین کی تنقیصِ شان کرتے تھے۔ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اطلاع دی اور آکر کہا کہ اگر تم خفیہ طور سے ان لوگوں سے متفق نہ ہو تو ان کو ایسا کرنے کی جرات نہ ہو۔ عبد اللہ بن سبا پہلا شخص ہے جس نے اپنا خبث باطن ظاہر کیا۔ حضرت علی (رضی اللہ عنہ) نے کہا میں ان لوگوں سے پناہ مانگتا ہوں۔ خدا شیخین پر رحمت کرے، پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مسجد میں داخل کیا، خود منبر پر چڑھے، پھر اپنی ریش مبارک (داڑھی) مٹھی میں پکڑلی اور وہ سفید تھی۔ آپ کے آنسو بہہ کر داڑھی پر گرنے لگے۔ آپ مسجد کے مکانات دیکھنے لگے حتیٰ کہ لوگ جمع ہو گئے۔ پھر

---

[26] مرآۃ العقول فی شرح اخبار آل الرسول، کتاب الایمان والکفر، باب مجالسۃ اھل المعاصی، رقم الحدیث، 11 / 93، دار الکتب الاسلامیہ تہران

[27] اَطْوَاقُ الحَمَامَۃِ فِی حَمْلِ الصَّحَابَۃِ عَلَی السَّلَامَۃِ، ملخصًا

خطبہ شروع کیا، کیا حال ہے اس گروہ کا جو رسول اللہ کے بھائیوں، آپ کے دو وزیروں، آپ کے دو یاروں قریش کے دو سرداروں، مسلمانوں کے دو باپوں کا اہانت سے ذکر کرتے ہیں۔ میں اُن کی اس جرات سے بیزار ہوں اور میں انہیں اس بات پر سزا دوں گا۔ رسول اللہ کے دو اصحاب تھے جو جدوجہد اور وفاداری سے احکامِ الٰہی کی تبلیغ کرتے تھے، امر و نہی کرتے اور فیصلِ خصومات (دشمنیوں کے فیصلے) کرتے اور مجرموں کو سزا دیتے تھے، رسولِ خدا ﷺ ان کی رائے کے برابر کسی کی محبت تصوّر نہ فرماتے تھے کیونکہ آپ نے ان کو کارِ خدا میں مستعد (سرگرم) و مضبوط پایا۔ آپ ﷺ ان سے راضی گئے اور تمام مسلمان ان سے راضی ہوئے۔ انہوں نے اپنے کام و دستور میں حضور کی مرضی مبارک سے آپ کی زندگی میں تجاوز نہ کیا اور آپ کی وفات کے بعد بھی آپ ﷺ کی پوری اتباع کی۔ اسی بات پر دونوں کی وفات ہوئی۔ خدا کی ان دونوں پر رحمت ہو۔ مجھے اس خدا کی قسم ہے جس نے دانہ کو چیرا اور زوج کو پیدا کیا۔ ان کا دوست مومن کامل ہے اور ان کا دشمن بد نصیب خارج از اسلام ہے۔ ان کی محبت باعثِ قربِ الٰہی ہے اور ان کی عدوات موجبِ زوالِ ایمان۔

اسی کتاب میں دوسری جگہ یوں لکھا ہے کہ: لعن اللّٰہ من اضمر لھما الا الحسن الجمیل ۔ ثم ارسل الی ابن سبا فسیرہ الی المدائن وقال: لا تساکنی فی بلدۃ ابدا۔[28]

خدا اس کو لعنت کرے جو ان کی نسبت سوائے خیر و خوبی کے اپنے دل میں رکھتا ہے اور اس کا ثمرہ دیکھ لے گا، پھر آپ نے ابنِ سبا کی طرف حکم بھیج کر اس کو مدائن کی طرف نکال دیا اور حکم نافذ فرمایا کہ یہ کسی ایک بستی میں اقامت نہ کرنے پائے۔

فیصلہ

سامعین اب فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے کہ گالی دینا ویسے بھی بُرا ہے پھر ان شخصیتوں کو جن کی ادنی بے ادبی سے اللہ تعالیٰ اعلانِ جنگ کرے اور نبی کریم ﷺ کے رشتہ داروں بلکہ محبوب خاندان کو بالخصوص جب شیعہ کو اپنے امام نہ صرف روک رہے ہیں بلکہ گالی دینے والوں کو لعنت کرتے اور سخت سزا کی وعید سناتے ہیں۔ اب بھی سبّی شیعہ اپنی عادت سے باز نہیں آتا تو ہماری طرف سے اسے پیام پہنچا دو کہ جن کو گالی دیتے ہو اُن کا تو کچھ نہیں بگڑے گا لیکن تمہارا ستیاناس ضرور ہو گا۔

وما علینا الا البلاغ المبین وصلی اللّٰہ علی خیر خلقہ سیدنا محمد والہ و اصحابہ اجمعین

چونکہ یہ تقریر سراسر شیعہ کے سبّ و شتم کے اظہار کے لئے بستی مخدوم صاحب تحصیل لودھراں ضلع ملتان میں ہوئی۔ اسی لئے اس کا نام "سبّ و شتم یا ظلم و ستم" تجویز کرتا ہوں۔

وما توفیقی الا باللّٰہ العلی العظیم

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

4 ربیع الآخر 1399ھ بمطابق 3 مارچ 1979ء بروز ہفتہ

بہاول پور، پاکستان

---

[28] اَطْوَاقُ الحَمَامَۃ فی حَمل الصَّحَابَۃ علی السَّلامۃ، ملخصًا